

کا سہرا موجود ہے، صرف یہ کہا، ہونا چاہیے تاکہ موتیوں کا اترانا ختم ہو جائے۔
اس کے جواب میں ذوق نے خلاف واقع پھولوں کا سہرا تیار کر دیا اور
فرمایا :

پھرتی خوشبو سے ہے اترائی ہوئی باد بہار
اللہ اللہ رے پھولوں کا معطر سہرا

پہلے مصرع میں تعقید کے علاوہ پھولوں کے سہرے کا ذکر خلاف واقع
ہے۔ عام لوگ پھولوں کا سہرا باندھتے ہیں، شہزادے نہیں۔ ان کے
لیے صرف موتیوں سے سہرے تیار ہوتے ہیں۔

۹۔ شرح : میرزا نے اس سے پہلے شعر میں پھولوں کا سہرا ضروری
بتایا تھا، چونکہ وہ موجود تھا، اس لیے اس کی وجہ یہ قرار دی کہ جب پھول
خوشی کے مارے اپنے آپ میں سماتے ہی نہیں تو ان کا سہرا کوئی کیونکر گوندھے؟
کتنی عمدہ توجیہ ہے۔ بتا دیا کہ کیوں پھولوں کا سہرا تیار نہیں ہوا۔ اس وجہ
کو موقع اور محل سے خاص مناسبت ہے۔

۱۰۔ لغات۔ گوہر غلطاں : وہ بے مثال موتی، جو وضع کے
حسن اور سڈول پن کے باعث کسی ہموار سطح پر بٹھرنے سکیں اور لڑھکتے ہیں۔
شرح : ایک طرف شہزادے کا رنج روشن دمک رہا ہے۔ اس
پر سہرے کی لڑیاں ہیں، جن میں اعلیٰ درجے کے موتی چمک رہے ہیں۔ پھر
کیوں سہرا چاند اور تاروں کی بہار نہ دکھائے؟ شہزادے کے چہرے کو چاند
سے اور سہرے کے موتیوں کو ستاروں سے تشبیہ دی گئی ہے۔

اس کے جواب میں ذوق نے کہا :

رونمائی میں تجھے دے مہ و خورشید فلک
کھول دے منہ کو جو تو منہ سے اٹھا کر سہرا

جوہر ہر مہ و خورشید فلک کی تیکار سے نہاؤں اس سے سہرا اور کیا